



## اکامیابی کے لئے آسان سہی

بہی حمد نہیں

مقبول احمد سراج

پبلشر: مقبول احمد سراج

تھے۔ اس وقت ان کی مجموعی سالانہ سیل ۵۰ ملین ڈالر کی تھی اور قاضی کی مجموعی املاک کا اندازہ ۱۵۰ ملین ڈالر کا تھا۔ اس وقت انہوں نے کے ایف سی کی ۲۰۰ ہونٹوں کی ملکیت کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ آج وہ ریٹورینٹوں کے عظیم امپائر کے حاکم و مالک ہیں۔ ان میں کئی بزرگ گنگ پڈ ایسٹ ٹیکو۔ پتل کے ریٹورینٹ بھی شامل ہیں۔ یہی نہیں ان کا بزنس امپائر مسلسل توسیع پذیر ہے۔ اب ان کی تجارتی فرموں میں بھیجئے کے فارم، تیل کی کمپنیاں ایک عدد امریکی قزاقستان بینک لارینا نامی بلاسودی بینک و جینٹلر بینک، زمینی املاک وائی کمپنیاں اور اسٹاک انچجر کی فرمیں شامل ہیں۔ ان کے ریٹورینٹوں کی مجموعی سالانہ سیل اب ۲۱۰ ملین ڈالر تک پہنچ رہی ہے۔ سن ۲۰۰۰ میں امریکی ریٹورینٹوں کی تنظیم ریٹورنٹ فنانس مونیٹر نے قاضی فوڈز انکارپوریٹ کو امریکہ کی ۲۵ بڑی غذائی کمپنیوں میں سے ایک قرار دیا تھا۔

بھنگل کے نو اٹلی مسلم خاندان میں پیدا ہوئے زبیر قاضی سن ۲۰۰۰ کے بعد مسلسل امریکی تجارتی اخبارات کی سرخیوں کی ذمیت بنتے رہے ہیں۔ سن ۲۰۰۲ میں انہوں نے ایک ہی تجارتی حسرت میں جزائر ہوائی کے ۲۰ بزرگ ریٹورینٹ خرید ڈالے۔ بس انکارپوریٹ کی ملکیت والے یہ ریٹورینٹ کینی کے دیوالیہ پن کی وجہ سے بدلتی کے دکھار تھے۔ ان کی حتمی ماییت تو نہ معلوم ہو سکی۔ البتہ ہونولولو اسٹار نے ابتدائی سوڈے بازی کے مرحلے میں ان کی ماییت کا اندازہ ۲.۶ ملین ڈالر لگا دیا تھا۔ زبیر قاضی ان جزائر میں قتل سے ہی ۲ کے ایف سی ریٹورینٹ کے مالک تھے۔ ہونولولو اسٹار کے مطابق قاضی ان نو حاصل شدہ ہونٹوں کی تزئین کاری پر تین سے پانچ ملین ڈالر خرچ کرنے والے تھے۔ اس اضافے کے بعد صرف جزائر ہوائی میں قاضی فوڈز کے ملازمین کی تعداد ۱۱۵۰ تھی۔ اس کے بعد قاضی نے بحر الکاہل کے جزائر شٹلنگی جزائر ساموا اور ٹونگا میں کے ایف سی کے کئی ریٹورینٹوں کا اضافہ کیا۔

**کرنٹک** کا ساحلی شہر بھنگل ہر برس جولائی میں اس امریکہ مقیم ہندوستانی تاجر کی راہ نکلتا ہے۔ گوری رنگت کتابی چہرے اور ہمیشہ کچھ ڈھونڈتی آنکھوں والے اس تاجر کا قیام اس قصبے میں کوئی پندرہ روز سے زیادہ نہیں رہتا۔ اپنے ساحلی تفریحی مکان کی پہلی منزل پر آرام کر ہی پریشے برسوڈہ اور ٹی شرٹ میں ملیوں زبیر قاضی کو دیکھ کر کوئی شاید ہی گمان کرے کہ اس دور افتادہ بھنگل کا یہ باشندہ لاس اینجلس میں سالانہ کروڑوں ڈالر کی تجارت کرتا ہے اور جب وہ یہاں چند ایام کے لئے آتا بھی ہے تو اس کا زیادہ تر وقت آئندہ برس کی تجارتی منصوبہ سازی میں گزرتا ہے۔

بحیرہ عرب کے ساحل پر بنایا مکان صرف ستونوں پر ایستادہ ہے تاکہ مائسون کی ہڈ جوش لہریں چلی منزل کے اندر باروگ ٹوک چلی آئیں۔ زبیر قاضی کہتے ہیں کہ یہاں صرف سال بھر کی جھنگل زائل کرنے آتے ہیں۔ گلابی صفحات والے مقامی اخبارات کے مطالعے میں فرق ان کی نگاہیں وقتے وقتے سے دور کی جہاز پر جا لگتی ہیں۔ ان کے مطابق انہیں ان کے ”بچاؤ“ کے کچھ یلوں پر مائسون کی بوندوں کی چپکنے کی صد اور بھنگل کی مٹی کی سوندھی مہک ہر برس یہاں کھینچ لاتی ہے۔

امریکہ میں کھینچی فرمائڈ چکن کے ایف سی ریٹورنٹ کے دوسرے اہم فرمچائز کی حیثیت سے زبیر قاضی سن ۲۰۰۰ کے بعد سے امریکی تجارتی افق پر ایک اہم شخصیت کی طرح ابھر رہے ہیں۔ قاضی فوڈز انکارپوریٹ اور قاضی فوڈز کارپوریشن کے چیئرمین کی حیثیت سے زبیر قاضی نے کم از کم کے ایف سی کے ۲۰۰ ریٹورینٹ کی ملکیت کا ہدف مقرر کیا تھا۔ نہ جانے ان کا یہ ہدف کب پورا ہوا لیکن سن ۲۰۰۲ میں وہ ۲۰۰ کے ایف سی کے مالک ہو چکے تھے۔

جب ۱۹۹۶ میں اس نامہ نگار نے زبیر قاضی سے پہلی بار ملاقات کی تھی تو اس وقت دنیا بھر میں پچھلے ۹۰۰۰ کے ایف سی ہونٹوں میں سے وہ ۵۶ کے مالک تھے جو امریکہ کی نو ریاستوں میں واقع

بھٹکل کرنا تک کا ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں نوآہلی بولنے والے مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کل ۲۹۰۰۰ کی آبادی میں ۲۱۰۰۰ لوگ نوآہلی بولتے ہیں۔ جرسسکرت، عربی، گونگنی ہندی، کھو اور اردو سے علاوہ ایک زبان ہے۔ اس ساحلی شہر کے بیشتر باشندے پنجابی ممالک میں برسر روزگار ہیں۔ کچھ نے امریکہ، ڈاکنگ، سنگاپور، چینی، ممبئی اور کیرالا میں بھی سکونت اختیار کی ہے۔ مگر اپنے ہی خرتے میں شادیوں کی روایت اگلی قدر مشترک ہے اور زیادہ تر شادیاں بھٹکل آ کر ہی رچائی جاتی ہیں۔

زیر قاضی نے ابتدائی تعلیم کیرالا میں حاصل کی تھی۔ بعد میں ممبئی میں کرسٹیل فلائنگ کا ڈپلومہ حاصل کر کے وہ اس انجیلس جاہلوہ نچے تھے۔ ۱۹۶۷ء میں جب وہ امریکہ پہنچے تو ان کی جیب میں محض ۱۶ ڈالر تھے۔ مگر تجارت کا عزم اور خود اعتمادی سے بھرپور زیر قاضی نے تھے کہ امریکہ کے علاوہ تجارت کے لئے موافق ماحول دنیا میں اور کہیں نہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اس انجیلس سے قریب اسٹوڈیوٹی کے ایک کے ایف سی میں ایک معاون باورچی کی ملازمت اختیار کی۔ ان کے نزدیک ریٹورنٹ میں ملازمت کا مطلب کھانے پر خرچ میں بیماری کی۔ انہوں نے خود اس نامہ نگار کو بتایا کہ اکثر گرم ٹرے تندور سے باہر نکالنے ہوئے ان کے ہاتھوں کی جلد جھلس جاتی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دو ملازم چاب پر نہیں آئے۔ زیر نے ان دونوں کی کمی محسوس نہ ہونے دی اور سارا دن تین آدمیوں کا کام تنہا کیا۔ کولن فوڈ انٹرنیشنل کمپنی کے اس کے ایف سی ریٹورنٹ کے مالک نے زیر کی اہلیت کا لوہا مان لیا۔ پھر تو تقریباً تمام رکاوٹیں ہٹتی گئیں اور زیر کوک اور پھر نائب منیجر سے منیجر کے عہدے تک پہنچ گئے۔

جب ۱۹۷۶ء میں کسی کے ایف سی ریٹورنٹ کے بننے کی نوبت آئی تو زیر قاضی نے بھی قسمت آزمائی کی مگر احساس ہوا کہ درکار پونجی کے لئے ان کے پاس ۶۵ ہزار ڈالر کم ہیں۔ انہوں نے تمام ٹرانزیشن اور اسناد سوٹ کیس میں پیک کئے اور ایک مقامی بینک کے منیجر کے میز پر بکھیر کر قرض کی درخواست کی۔ بینک نے فوری طور پر یہ قرض دینا منظور کر لیا۔ یہ زیر کا تجارتی میدان میں پہلا بڑا قدم تھا۔ پھر انہوں نے بھی پیچھے

مڑ کر نہیں دیکھا۔ ۱۹۷۷ء میں انہوں نے دوسرے کے ایف سی خریدی اور ۱۹۸۸ تک وہ آدھ درجن کے ایف سی کے مالک ہو چکے تھے۔ مگر ۱۹۸۸ء میں ان کے قدم رک گئے۔ کے ایف سی کی ماور کینی پیسیکو نے پرانے ریٹورنٹ کے سیل پر پابندی عائد کر دی اور خود کو ان کی خرید کا ہقدار قرار دیا۔ ۱۹۹۳ء میں یہ پابندی ہٹی تو زیر نے ایک بڑے اقدام میں ۳۰ کے ایف سی ریٹورنٹ خرید ڈالے۔ مگر کے ایف سی کے ۲۲۰ ریٹورنٹ کے مالک ہونے کے بعد زیر دیگر تجارتوں کی جانب متوجہ ہو گئے ہیں۔ ان میں جھینگے کا فارم اور چیک اہم ہیں۔

زیر کی اس اٹھان کے لئے ان کی تجارتی حس اور انتھک جدوجہد کی عادت ذمہ دار ہے۔ وہ آج بھی میری لینڈ پنسلوانیہ کولورڈیڈ فلورڈیڈ انڈسٹری کی کینی فورنیا اور ہزار ہوائی کے درمیان مسلسل سفر کرتے ہیں۔ ملازمین کے ساتھ ان کا برتاؤ تحسنانہ کے بجائے دوستانہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنے ملازمین کی وفاداریاں اور محبت دونوں حاصل ہیں۔ جہاں امریکہ کے ریٹورنٹوں میں زیادہ تر ملازم جزوقتی ہوتے ہیں قاضی فوڈ انکارپوریشن کے ۷۰ فیصد ملازمین کل وقتی ہیں۔ وال اسٹریٹ جرنل نے قاضی کی کامیابی کو اپنے پہلے صفحہ کی زینت بناتے ہوئے لکھا تھا کہ وہ کم از کم نصف ملازمین کو انکے پہلے نام سے مخاطب کر سکتے ہیں۔ زیر قاضی کا کہنا ہے کہ ملازمین کو اپنے

منیجر کی تابعداری کر کے ان کا اعتماد حاصل کرنا چاہئے۔ آج بھی زیر اپنے کسی ریٹورنٹ میں انتظامی امور پر گفتگو کرتے ہوئے کسی میز کو صاف کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ قاضی فوڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کرس آسٹین لیمن زیر کی مہمان نوازی اور گاہک نوازی کو ان کی کامیابی کا راز قرار دیتے ہیں۔

اس تجارتی کامیابی کے باوجود زیر قاضی ایک مکمل گھریلو انسان ہیں۔ وہ اپنی بیوی خدیجہ قاضی اور بچوں سے نوآہلی زبان ہی میں گفتگو کرتے ہیں۔ ان کی تین بچیوں میں سے سب سے کم سن زحرہ قاضی ان کے ساتھ بزنس میں منسلک ہے اور کینی فورنیا میں ان کے بزنس آپریشن سنبھالتی ہے۔ زیر چاول کے ساتھ سمندری غذا شوق سے کھاتے ہیں۔ انہوں نے بھٹکل سے کئی نوجوانوں کو کینی فورنیا آنے میں مدد دی ہے اور ان میں سے بیشتر آپ کی تجارت سے جڑے ہیں۔

قاضی کے بقول منیجر کو خود بخاری دیکھ کر تجارت کو کامیابی سے چلایا جاسکتا ہے۔ جب انا پو لیز میں ان کے کے ایف سی منیجر نے ان سے ریٹورنٹ کی چھت سے ٹی وی سیٹ معلق کر کے گاہکوں کو تفریحی اور کھیل کود کے پروگرام دکھانے کی اجازت چاہی تو قاضی نے ان کو بلا اجازت نئے تجربات کرنے کا مشورہ دیا۔ خدیجہ قاضی کہتی ہیں کہ جب انہوں نے ۱۹۷۶ء میں اپنا پہلا ریٹورنٹ حاصل کیا تو ان کا یہ اصول تھا کہ اگر گاہک کی ضرورت کے کھانے سرو کرنے میں دس منٹ کی تاخیر بھی ہوئی تو اس درمیان وہ انہیں ٹھنڈے مشروبات مفت پیش کرتی تھی۔ "اگر میں نے محسوس کیا کہ کسی گاہک کی پلیٹ میں چکن کے ٹکڑے معیاری سائز سے چھوٹے تھے تو میں ان کو چند ڈائمنڈ ٹکڑے آفر کرتی تھی" مقصد یہ تھا کہ گاہک کو ہر طرح خوش کیا جائے۔

آج زیر قاضی اپنے کے ایف سی اور دیگر دفاتر کا دورہ کرتے ہیں تو اپنے کسی بھی قریب ترین مکان میں قیام کو پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے امریکہ میں چار مکان خرید رکھے ہیں۔ ان میں ان کی مستقل قیامگاہ اسٹوڈیوٹی کی فورنیا ان کی اولین پسند ہوئی ہے۔ اس گھر کی مالیت ۳ ملین ڈالر کی ہے

اور یہ پھر سینڈ پیٹیو کار اور کئی خادموں سے لیس ہے۔ ان کے نوادر کے مجموعہ میں مشہور منیجر اش فرڈیکر، رنگین کا تراشیدہ ایک جسمہ بھی ہے۔ ان کا دوسرا مکان انا پو لیس میری لینڈ میں ہے جہاں سے فلپین جیوسا بینک کا نظارہ دیدہ زیب ہوتا ہے۔ تیسرا مکان ہرشے فلاڈلفیا میں ہے اور چوتھا ایک تین بیڈروم والا ہنٹ ہاؤس ہے جو فلورڈیا میں میامی بیچ پروا ہے۔

قاضی اپنے ہاتھوں کے لئے محض "زیر" ہوتے ہیں۔ "مسٹر قاضی" بھی نہیں۔ وہ معمولی چیزوں کا بھی فونٹس لیتے ہیں۔ میری لینڈ کے اپنے ایک کے ایف سی آؤٹ لیٹ کے دورے میں انہوں نے ریٹورنٹ کے دروازے کے ٹوٹے ٹوٹے ٹیبلٹوں کی تبدیلی کا مشورہ دیا۔ وہ اخراجات پر بھی کڑی نگاہ رکھتے ہیں۔ میری لینڈ میں ان کے کے ایف سی اسٹورز کے منیجر کاظم عالی ہمت کے مطابق قاضی روزانہ ہر علاقے کے منیجر سے حساب طلب کرتے ہیں۔ ان کے بقول ایک بار قاضی نے ٹوٹے ہوئے برقی سوئچوں کی تبدیلی پر ۵۰ ڈالر کے مصارف پر بھی اعتراض کیا تھا۔

چھپلے ماہ اس نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے قاضی نے ہندوستان میں اقتصادی کھلے پن کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ بیوروکریسی یہاں اب بھی کافی بڑی رکاوٹ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تجارتی ماحول اور نئے تاجروں کی ترقی کے لئے آج بھی امریکہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ □

**خدیجہ قاضی کہتی ہیں کہ جب انہوں نے ۱۹۷۶ء میں اپنا پہلا ریٹورنٹ حاصل کیا تو ان کا یہ اصول تھا کہ اگر گاہک کی ضرورت کے کھانے سرو کرنے میں دس منٹ کی تاخیر بھی ہوئی تو اس درمیان وہ انہیں ٹھنڈے مشروبات مفت پیش کرتی تھیں**